کارروائی اجلاس وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مرتب: مولانا محمد طاہر مسعود
مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام مدارس دینیہ کے حوالے سے مورخہ 14 جنوری 2010ء بروز جمعرات کو دارالعلوم فاروقیہ راولپنڈی میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے سرکردہ علماء کرام وارباب مدارس کے علاوہ قریبی علاقہ جات کے مسئولین وفاق اور اراکین عاملہ نے شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ وفاق حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔

اجلاس کا آغاز تقریباً گیارہ بجے قاری فضل ربی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اجلاس کی میزبانی اور نظامت کے فرائض حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب مدظلہم نے سرانجام دیئے۔

قاضی صاحب نے اجلاس کے آغاز میں قائدین وفاق، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، شریک اجلاس اراکین اور مسئولین وفاق کا بالخصوص اور اسلام آباد وراولپنڈی سے تشریف لانے والے علمائے کرام کا بالعموم شکریہ ادا فرمایا۔

اجلاس کی غرض وغایت واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس دراصل حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کی مشاورت سے طے پایا گیا۔ **17** اور **18** جنوری **2010**ء کو کیونکہ کراچی میں اراکین عاملہ اور ملک بھر کی دینی قیادت کے اجلاس طے ہیں۔ جن میں دینی مدارس کو درپیش مختلف مشکلات کے جائزہ اور حل پر غور وفکر اور اس کے بارے میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ چونکہ راولپنڈی اور اسلام آباد کے مدارس دینیہ حکومتی جبر واستبداد کا اولین نشانہ بنتے ہیں۔ چھاپوں کا سلسلہ، کوائف مانگنے کے بہانے تنگ کرنا، طلباء واساتذہ کی گرفتاریاں اور ان کو ہراساں کرنا وغیرہ اسلام آباد اور راولپنڈی کے مدارس میں زیادہ ہے۔ اس لئے یہاں کے ارباب مدارس کی آراء وتجاویز معلوم کی جائیں اور ان کی روشنی میں آئندہ کا پروگرام مرتب کیا جائے۔ اس پر

اختصار کے ساتھ اپنی آراء پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔

سب سے پہلے حضرت مولانا ظہور علوی صاحب اسلام آباد کو دعوت دی گئی۔انہوں نے درج ذیل امور بیان کئے:

1-اپنے مدرسہ ''جامعہ محمدیہ اسلام آباد'' پر شوال میں مارے گئے چھاپہ کی تفصیل بیان کی اور اس کے ساتھ اسی دن بیک وقت اسلام آباد کے دیگر چھ مدارس پر چھاپوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

2- جامعہ محمدیہ تحفیظ القرآن الکریم کے ایک طالب علم سے ایجنسی والوں نے تعلق پیدا کر کے ایک پسٹل رکھوا دیا۔ دوران تلاشی اس طالب علم کا نام اور اس کے بکس کا رنگ خود بتلایا اور برآمد کر کے لے گئے۔طالب علم کو بھی گرفتار کیا۔ دو دن بعد بغیر کسی تفتیش کے اسے چھوڑ دیا۔اس صورتحال میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب حکومتی عہدیداران سے برابر رابطے میں رہے۔

3- حکومت کی طرف سے نئے جاری شدہ فارم میں اساتذہ وطلبہ اور معاونین کے عارضی اور مستقل پتہ جات بھی پوچھے گئے ہیں۔

4-جامعہ دارالسلام کی نئی تعمیر پولیس نے رکوادی۔حالانکہ وہ جگہ مدرسہ کی اپنی ملکیت ہے۔مقامی ایس۔ایچ۔او نے کہا کہ آپ ''تعاون'' کا عہد کریں تب تعمیر کی اجازت ملے گی۔

اس کے بعد ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب دامت برکاتہم نے اجلاس کے حوالے سے درج ذیل امور پر اظہار خیال فرمایا:

1- قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم،حضرت مولانا انوار الحق صاحب نائب صدر وفاق،حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب ناظم وفاق سرحد،حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب مدظلہم ناظم وفاق پنجاب و میزبان اجلاس،حضرت مولانا سعید یوسف صاحب مدظلہم (آزاد کشمیر) رکن مجلس عاملہ،حضرت مولانا عطاء اللہ شہاب صاحب مدظلہم (گلگت) رکن مجلس عاملہ،حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود صاحب مدظلہم (سرگودھا) رکن مجلس عاملہ اور مسئولین وفاق کا بالخصوص اور مقامی علمائے کرام کا بالعموم شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی تدریسی، تعلیمی اور انتظامی مصروفیات میں سردی کی شدت کے باوجود تشریف لائے۔

2-مدرسہ سے وابستگی حق تعالیٰ کا احسان ہے۔مدرسہ وراثت نبوت،مسلمانوں کے تحفظ، عالم اسلام کے تحفظ اور اسلام کے تحفظ کا نام ہے۔مدرسہ غار حرا سے چلا ہے،اس علم حقیقی اور وراثت نبوت کو نئی نسل تک پہنچانا ہے۔

3-اس اجلاس کے دو اہم مقاصد ہیں:

i-راولپنڈی اور اسلام آباد کے علمائے کرام اور ارباب مدارس دینیہ اپنے آپ کو تنہا نہ سمجھیں۔ہم ان کی مشکلات سے آگاہ ہیں۔اور ان کے ازالہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

ii- دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ حضرات سے موجودہ صورتحال میں درپیش خطرات کے بارے میں مشاورت مطلوب ہے، جس کی روشنی میں کراچی میں ہونے والے اجلاس کے اندر لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ان شاء اللہ۔

4- اساتذہ اور طلبہ کے کوائف مانگے جارہے ہیں۔ جو کوائف ارباب مدارس خود مشتہر کرتے ہیں۔ مثلاً مدرسہ کے شعبہ جات، طلبہ کی کل تعداد وغیرہ ان کے بتلانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور جو سری کوائف ہیں مثلاً اساتذہ اور طلبہ کے نام، پتہ جات اور معاونین کے نام اور پتے وغیرہ، وہ بالکل نہ دیں بلکہ اس کے متعلق دفتر وفاق کی طرف محول کریں۔ یہ بات حکومت سے باضابطہ طور پر طے پا چکی ہے اور ویسے بھی تقریباً تمام مدارس رجسٹرڈ ہو چکے ہیں ،ان کا ریکارڈ متعلقہ محکمہ میں بھی موجود ہے، وہاں رابطہ کریں۔

میری رائے یہ ہے کہ حکمت عملی کے ساتھ سری کوائف دینے سے اجتناب کیا جائے کیونکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ ہر شہر میں صرف اسی شہر کے ہی طلبہ پڑھیں۔ سری کوائف کے ذریعہ یہ طلباء اور اساتذہ کو ہراساں کریں گے۔ ان کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ معاونین کی فہرست معلوم کر کے انہیں خوف زدہ اور ہراساں کیا جائے۔

5- حکومتی مقصد ہے کہ عوام کو علماء سے دور کیا جائے۔ اس لئے ہماری کوشش ہو کہ زیادہ سے زیادہ عوامی رابطہ ہو، ہمارے رابطہ کی کمی ہی کا نتیجہ ہے کہ جن علاقوں میں مدارس پر چھاپے مارے گئے ہیں وہاں کی عوام نے کوئی احتجاج وغیرہ نہیں کیا۔

6- ہمیں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہر طبقہ تک دینی مدارس کی کارکردگی اور خوبیاں بیان کرنا ضروری ہے۔ جو ہمارے پروگرامز میں نہیں آتے، انہیں اپنے پروگراموں میں خصوصیت سے دعوت دیں۔ ہمارے خلاف جتنا کچھ لکھا جارہا ہے اس کا جواب بھی دیا جائے بالخصوص انگریزی اخبارات و جرائد میں دینی مدارس کی کارکردگی پر لکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

7- اس امر پر بالخصوص توجہ دینے کے لئے فرمایا کہ ہمارے مدارس میں استاذ اور شاگرد کے درمیان جو اعتماد اور تعلق تھا اور پھر اسی کی برکت سے اصاغر کا جو اکابر پر اعتماد تھا اس میں دن بدن شدید کمی واقع ہو رہی ہے۔ طلبہ کا یہ ذہن بنتا جارہا ہے یا بنایا جارہا ہے کہ ہمارے اکابر مداہنت کا شکار ہو چکے ہیں، ہم جو سمجھ رہے ہیں اور کر رہے ہیں وہ بالکل درست ہے، اللہ کے لئے ہمیں اس داخلی بحران پر خصوصی توجہ دینا ہوگی اور طلباء کی تربیت پر خصوصی طور پر توجہ دینا ہوگی۔ ہمارے مدارس کی تنزلی کا اصل سبب اکابر پر اعتماد کا اٹھ جانا ہے۔

8- دینی مدارس کے حوالے سے حکومت سے تقریباً دو ماہ قبل جو مذاکرات ہوئے ہیں ان میں حکومت نے پہلی بار تسلیم کیا ہے کہ ہم وفاق کو بورڈ کا درجہ دیتے ہیں بلکہ پانچوں وفاقوں کو بورڈ کا درجہ دیں گے۔ میٹرک تک تعلیم دی جائے گی۔ عصری تعلیم کے اساتذہ کا معیار حکومتی اسکولوں کے معیار جیسا ہوگا۔ امتحان ہم لیں گے۔ سند ہماری ہوگی لیکن وہ سرکاری بورڈ کے مساوی ہوگی البتہ حکومت ہمارا نظام امتحان چیک کر سکتی ہے۔

اس پر ابھی مشاورت اور غور جاری ہے حتمی فیصلہ ''وفاق المدارس'' کی مجلس عاملہ وشوریٰ کی مشاورت سے ہوگا۔

9- پریشان اور خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم مکی دور سے گزر رہے ہیں۔ ان شاء اللہ یہ حالات بدل جائیں گے۔ تعلق مع اللہ ہماری اصل روح ہے۔ اس کا خاص اہتمام فرمائیں۔ دعا بھی فرمائیں۔ حق تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر توفیق عمل سے نوازیں۔

10- وفاق المدارس سے ملحق تمام مدارس اپنے بورڈ پر ''اہل السنہ والجماعۃ'' اور ''ملحق وفاق المدارس العربیہ'' ضرور تحریر کریں۔

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کے بعد حضرت مولانا نذیر فاروقی صاحب نے اپنی رائے پیش کی کہ ہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان دیگر وفاقوں کے ساتھ بھی باہمی ربط پیدا کرے، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا مشترکہ موقف ہو۔ دیگر وفاق حکومتی مطالبہ پر طلباء واساتذہ کے کوائف اور فہرستیں دے چکے ہیں۔ اس بارے میں تمام وفاقوں کی پالیسی میں یکسانیت ہونی چاہئے۔

تلہ گنگ سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمان ایک مولانا صاحب نے اپنے علاقہ میں ایک ملحد اور جھوٹے مدعی نبوت کی گرفتاری کا ذکر کیا اور اس کے مقدمے کے حوالے سے تمام اکابر سے تعاون کی اپیل کی۔ حضرت مولانا سعید یوسف صاحب مدظلہم رکن مجلس عاملہ وفاق نے دو رائیں پیش کیں:

1- عوامی رابطے کی دیگر صورتوں کے ساتھ ایک موثر صورت یہ بھی ہے کہ ہر مدرسہ میں ''دُعاۃ'' کی ایک جماعت ہو۔ جو گردونواح میں ہفتہ وار جمعرات وجمعہ کو بیانات کریں اس سے لوگوں میں دینی شعور بھی پیدا ہوگا اور مدرسہ وعوام کا رابطہ بھی بڑھے گا۔

2- ارباب مدارس جس طرح اپنی مشکلات میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا تعاون طلب کرتے ہیں اور مولانا وفاق کی مضبوطی کا ذریعہ ہیں اسی طرح ارباب مدارس کو چاہئے کہ وہ مولانا فضل الرحمٰن سے بھی تعاون فرمائیں۔ مولانا کے دست وبازو جتنے ہم مضبوط کریں گے اتنا ہی مدارس دینیہ کی پشت پناہی مضبوط ہوگی۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا:

ہمارے اکابر ومشائخ کا معمول رہا ہے کہ وہ ان مشکل حالات میں رجوع الی اللہ کی طرف توجہ دیتے، اوراوراد ووظائف کا خاص اہتمام فرماتے، اس لئے ہمیں بھی اپنے اپنے طلبہ اور مدارس مین اوراد ووظائف کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب (M.P.A) ناظم وفاق سرحد نے دو امور پر اظہار خیال فرمایا:

1- صوبہ سرحد میں نیا مدرسہ بغیر اجازت کے بنانے پر پابندی لگادی گئی ہے۔ اس کا تدارک کیا جائے۔

2- سوات میں ارباب مدارس کو کچھ پریشانیاں ہیں ان کا ازالہ کیا جائے۔ فوج مجبور کرتی ہے کہ سوات میں اقامتی طلبہ نہ رکھے جائیں۔ اس حوالے سے بھی کچھ طے کیا جائے۔

آخر میں قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے انتہائی اہم، وقیع اور فکر انگیز خطاب فرمایا اور اس میں درج ذیل امور پر خصوصیت سے اظہار خیال فرمایا:

1- قاضی عبدالرشید صاحب مدظلہم کا شکریہ ادا کیا۔

2- ملک میں کچھ موضوعات بین الاقوامی ایجنڈے کا حصہ ہوتے ہیں۔ حکومت بدلنے سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ مثلاً خاندانی منصوبہ بندی اور سوسائٹی کو سیکولر بنانا وغیرہ۔ اسی طرح دینی مدارس کے خلاف مہم چلانا یہ پاکستانی حکومت کا نہیں بلکہ بین الاقوامی ایجنڈے کا حصہ ہے۔

3- ہمیں تحفظ مدارس دینیہ کے لئے کچھ اپنی آسائشوں کی قربانی بھی دینا ہوگی۔ مدرسہ کی ترقی و پروان اس کے تقابل ومخالفت کی بناء پر بھی ہے کہ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد کے وقت بنائے گئے آٹھ اصولوں کی موجودہ حالات میں انتہائی اہمیت وضرورت ہے۔ حضرت نانوتویؒ نے خوب فرمایا اور برحق فرمایا کہ مدرسہ کی آمدنی کا کوئی مستقل ذریعہ نہ ہو یعنی کسی بڑے سرمایہ کار پر انحصار نہ ہو اس سے مشکلات پیدا ہوں گی جس کا آج مشاہدہ کیا جارہا ہے بلکہ عام مسلمانوں سے تھوڑا، تھوڑا چندہ وصول کرتے رہنا۔ اس طرح مدرسہ کے معاونین ایک جماعت ہوگی۔ جماعت پر دباؤ ڈالنا یا اسے گرفتار کرنا مشکل ہوتا ہے۔

4- اسکول اور کالجز میں کئی سیاسی اور لسانی تنظیمیں کام کررہی ہے وہاں طلباء منقسم ہیں۔ یہی طلباء معاشرہ اور سوسائٹی میں آکر تفریق اور انتشار کا ذریعہ بنتے ہیں تو اسی طرح ہمارے ہاں دینی مدارس میں مختلف مذہبی تنظیموں سے طلباء انتہائی وابستگی رکھتے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہنے کی تربیت پاتے ہیں جب یہ معاشرہ میں آتے ہیں تو ایک دوسرے کے دست وگریباں ہوتے ہیں۔ اور معاشرے میں ایک بکھری ہوئی دیوبندیت وجود پاتی ہے۔ اس صورتحال میں مدارس کا ماحول بھی کہیں اسکول وکالج کے ماحول جیسی صورت تو نہیں اختیار کرتا جارہا؟ اس پر ارباب نظر وفکر خصوصی طور پر توجہ فرمائیں۔

5- مدرسہ صرف علم کا نہیں بلکہ مدرسہ علم کے ساتھ ساتھ عمل کا بھی نام ہے۔ آج مدارس خدانہ کرے، ایسا کبھی نہ ہو، محسوس ہوتا ہے کہ صرف دانش گاہیں ہیں، تربیت گاہیں نہیں رہیں۔ بعض مدارس میں طلبہ سال میں برائے نام حاضری دیتے ہیں۔ سال کے آخر میں آکر اساتذہ اور مہتمم پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ ہمارا امتحان لو، ہمیں پاس بھی کرو اور اگلے درجہ میں بھی بٹھلاؤ۔ وگرنہ یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ یہ جہاد کے منکر ہیں۔ اس حوالے سے ارباب مدارس کی انتہائی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء کی ذہنی اور فکری تربیت کا انتہائی اہتمام فرمائیں، ورنہ یہ داخلی بحران تمام بحرانوں سے زیادہ سخت ثابت ہوگا۔ دشمن ہمیں اس راستہ سے بہت زیادہ کھوکھلا کرنے کے درپے ہے۔

6۔ بڑوں پر اعتماد ہو، مدارس کے اندر ایک ماحول ہو، مدرسہ تربیت گاہ ہو۔ ہمیں یاد ہے کہ مدرسہ میں کوئی بڑی شخصیت آجاتی تو طلبہ میں ان سے بیان کروایا جاتا تاکہ طلبہ کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ ہمارے بڑے ہیں اس سے بڑوں کی عظمت دل میں پیدا کرنا مقصد ہوتا تھا۔ اب مدارس میں یہ فضا نہیں رہی۔ بڑوں پر اعتماد ہی ہمارا اصل سرمایہ ہے۔ اس دولت کو ضائع نہ ہونے دیں۔

7۔ مدرسہ تمام خیر کا سرچشمہ ہے، تمام تحاریک اور تنظیموں کے لئے بنیاد ہے۔ جمعیت افراد کا نام ہے، افراد سازی مدرسہ میں ہوتی ہے، اگر مدرسہ نہیں ہوگا تو افراد سازی نہیں ہوگی، افراد سازی نہیں ہوگی تو جمعیت یا کوئی تنظیم بھی باقی نہیں رہ سکتی، اس لئے ہمیں اپنی دینی جدوجہد اور بقاء کے لئے مدرسہ کی غیر معمولی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے اس کی بھرپور حفاظت کرنی چاہئے۔

8۔ باہمی اعتماد اور ربط ہو، اس کے بغیر منزل تک پہنچنا انتہائی مشکل ہے۔ ہر جماعت کا اپنا طریقہ ہے۔ ایک گھر میں مختلف افراد کی طرح مل جل کر مشاورت کے ساتھ کام کریں گے تو کام چلے گا۔ اس سے باہمی مشاورت و ربط کی فضا ہو گی جس سے ان شاء اللہ باہمی مخالفت کا عنصر ختم ہو جائے گا۔ آج ہمارا سب سے بڑا مسئلہ آپس کا انتشار اور تشتت ہے، اس کا خاتمہ انتہائی ضروری ہے۔ آپ جمعیت کو مضبوط کریں یہ آپ کے لئے جبل احد کی طرح آپ کی پشت پر ہے۔

9۔ کچھ پارلیمانی حالات و واقعات سے آگاہ کیا کہ وہاں کے پرگھٹن اور بدبودار ماحول میں کیسی مشکلات درپیش آتی ہیں۔ وہاں سانس لینا بھی انتہائی مشکل ہے۔ اگر ہم یہ کام نہ کریں تو مشکلات میں اضافہ ہوگا۔ اس لئے پارلیمنٹ میں آواز اٹھانا بھی ضروری ہے۔

10۔ آخر میں اس نقطہ پر خصوصی زور دیا کہ اس وقت دیوبندیت تنہا ہے۔ ایک مشترکہ فورم کی ضرورت ہے جس میں دیوبندیت کو درپیش مسائل کے حوالے سے مشترکہ آواز بلند ہو۔

11۔ دوران گفتگو مولانا نے حضرت ناظم اعلیٰ وفاق المدارس قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وفاق المدارس العربیہ کی طرف سے ہر مدرسہ کے پاس وفاق کی سند، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ مہیا ہو، بوقت ضرورت کوائف مانگنے والوں کو دکھایا جائے اور ان سے کہا جائے کہ کوائف اور معلومات کے لئے ہمارے متعلقہ وفاق سے رجوع کریں۔

یہ غیر معمولی مگر انتہائی اہم اجلاس تقریباً پونے دو بجے حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆